ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت کی وضاحت

ساجد علی مصباحی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ارباب علم ودانش اور اصحاب فضل وکمال کے سامنے یہ حقیقت آفتاب عالم تاب کی طرح روشن ہے کہ احکام شرعیہ ومسائل فرعیہ کے مراتب ودرجات مختلف ہیں، کیوں کہ ان میں بعض کا ثبوت آیات واحادیث وغیرہ کے ذریعہ اتنا واضح اور صریح ہوتا ہے کہ اس میں کسی شبہے اور تاویل کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی اور ان میں علمائے کرام وفقہائے عظام کے درمیان کوئی اختلاف بھی نہیں ہوتا؛ اس لیے ایسے احکام ومسائل کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے، اور بعض احکام ومسائل ایسے دلائل سے ثابت ہوتے ہیں جن میں تاویل کا احتمال باقی رہتا ہے؛ اس لیے ان کے منکر کو کافر نہیں، بلکہ گمراہ یا بد دین کہا جاتا ہے، اور بعض احکام ومسائل ایسے ہیں جن کا ثبوت ان سے بھی کم درجے کے دلائل سے ہوتا ہے؛ اس لیے ان کے منکر کو گمراہ اور بد مذہب بھی نہیں کہا جاتا، بلکہ گنہگار یا صرف قصوروار کہا جاتا ہے۔

اس تناظر میں ہمارے فقہائے کرام کی کتابوں میں "ضروریاتِ دین" اور "ضروریاتِ مذہب اہل سنت وجماعت" کے الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں؛ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ سردست "ضروریاتِ دین" اور "ضروریاتِ مذہب اہل سنت وجماعت" کی تھوڑی وضاحت کر دی جائے اور اس کے ساتھ ہی بعض دیگر مسائل کا بھی اجمالی تذکرہ ہو جائے۔

ضروریاتِ دین کی تعریف:

ضروریاتِ دین وہ احکام ومسائل ہیں جو قرآنِ کریم یا حدیثِ متواتر یا اجماع سے اس طرح ثابت ہوں کہ ان میں نہ کسی شبہے کی گنجائش ہو، نہ تاویل کی کوئی راہ ہو، اور ان احکام ومسائل کا دین سے ہونا خواص وعوام سبھی جانتے ہوں۔ جیسے اللہ جل شانہ کی وحدانیت، انبیا ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کی نبوت ورسالت اور ان کی عظمتِ شان کا اعتقاد، یوں ہی حضور اقدس کا آخری نبی ہونا، وغیرہ۔

یہاں خواص سے مراد علمائے کرام ہیں اور عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو علمائے کرام کی صحبت میں رہتے ہیں اور مسائل علمیہ دینیہ کا ذوق رکھتے ہیں، نہ کہ وہ دیہات، جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے انسان جو کلمہ بھی صحیح سے نہیں پڑھ سکتے، کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کرے گا۔ ہاں! ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے اور ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔

بہار شریعت میں ہے:

"ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیا کی نبوت، جنت ونار، حشر ونشر وغیرہا۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں، حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا"۔

[بہار شریعت، حصہ اول، ص ۱۷۲، ایمان وکفر کا بیان، مکتبۃ المدینہ]

فتاویٰ امجدیہ میں ہے:

"ضروریات دین میں ائمہ وعلما کا اختلاف نہیں ہو سکتا، یہ وہ مسائل ہیں کہ ان کے علم میں اہل علم اور غیر برابر ہیں، ہر ایک کو ان کا دین سے ہونا معلوم ہے، اور غیر اہل علم سے مراد یہاں کے وہ لوگ ہیں جو علما کی صحبت پائے ہوئے ہیں"۔

[فتاویٰ امجدیہ، ج ۴، ص ۳۸۵، قادری کتاب گھر، بریلی شریف]

ضروریاتِ دین کے احکام:

ضروریاتِ دین کا منکر، یا ان میں ادنیٰ شک کرنے والا، یا ان میں باطل تاویلات کا مرتکب کافر ہوتا ہے۔ اور ایسا کافر ہوتا ہے کہ جو اسے مسلمان جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہو جائے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"مسلمانو! مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک ضروریاتِ دین، اُن کا منکر، بلکہ اُن میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے، ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر"۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص۶۶، مکتبۃ المدینہ]

اسی میں دوسری جگہ ہے:

"ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے، یوں ہی ان میں شک و شبہہ اور احتمالِ خلاف ماننا بھی کفر ہے، یوں ہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا، اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے"۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۴، ص۶۱، مکتبۃ المدینہ]

ضروریات مذہبِ اہلِ سنت وجماعت کی تعریف:

ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت وہ مسائل ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہوں، لیکن ان میں تاویل کا احتمال ہو۔ جیسے اللہ جل شانہ کا جسم وجسمانیات سے پاک ومنزہ ہونا۔

اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب میں ہے:

"دوم ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت، ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے، مگر ان کے قطعی الثبوت ہونے میں ایک نوعِ شبہہ اور تاویل کا احتمال ہوتا ہے۔ [اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب، مشمولہ فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص۶۲، مکتبۃ المدینہ]

ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت وجماعت کے احکام:

ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت کا منکر کافر نہیں ہوتا، بلکہ وہ گمراہ، بذمذہب اور بددین کہلاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"دوم ضروریاتِ عقائدِ اہلِ سنت، ان کا منکر بدمذہب، گمراہ ہوتا ہے"۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص۶۶، مکتبۃ المدینہ]

اسی میں دوسری جگہ ہے:

ان (ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت) کا منکر کافر نہیں، بلکہ گمراہ، بذمذہب، بددین کہلاتا ہے۔ [اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب، مشمولہ فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص۶۲، مکتبۃ المدینہ]

بعض دیگر مسائل اور ان کے احکام:

ان دونوں (ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت) کے علاوہ بعض مسائل وہ ہیں جن میں علمائے اہل سنت کے درمیان اختلاف ہے، ان میں کسی کی تکفیر یا تضلیل ممکن نہیں، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"سوم وہ مسائل کہ علمائے اہل سنت میں مختلف فیہ ہوں اُن میں کسی طرف تکفیر وتضلیل ممکن نہیں۔ جیسے

● رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تعیینِ وقتِ قیامت کا بھی علم ملا۔ ● حضور کو بلا استثناء جمیع جزئیات خمس کا علم ہے۔ ● جملہ مکنونات قلم ومکتوبات لوح بالجملہ روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام ماکان ومایکون مندرجہ لوحِ محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارۂ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعیین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل، ورنہ دونوں احتمال حاصل۔ ● حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حقیقتِ روح کا بھی علم ہے۔ ● جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے، یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ ان میں خود علما وائمۂ اہل سنت مختلف رہے ہیں . . . ان میں مثبت ونافی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا، معنی ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہو سکتا"۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص۶۶، ملتقطا، مکتبۃ المدینہ]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ ان تمام صورتوں کی قدرے تفصیل اس طرح بیان فرماتے ہیں:

”نصوصِ قرآنیہ و احادیثِ مشہورہ متواترہ و اجماعِ امت مرحومہ مبارکہ سے جو کچھ دربارۂ الوہیت و رسالت وماکان ومایکون ثابت، سب حق ہیں اور ہم سب پر ایمان لائے، جنت اور اس کے جانفزا احوال، دوزخ اور اس کے جاں گزا حالات، قبر کے نعیم و عذاب، منکر نکیر سے سوال و جواب روزِ قیامت حساب و کتاب ووزنِ اعمال و کوثر و صراط و شفاعۃ عصاۃ اہلِ کبائر اور اس کے سبب اہل کبائر کی نجات الیٰ غیر ذالک من الواردات سب حق، جبر و قدر باطل ولٰکن أمر بین اَمْرَین جو بات ہماری عقل میں نہیں آتی اس کو موکول بخدا کرتے اور اپنا نصیبہ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا بناتے ہیں“ . . . ”مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں:

(۱) ضروریاتِ دین: ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے، جن میں نہ شبہے کی گنجائش، نہ تاویل کو راہ۔ اور ان کا منکر یا ان میں باطل تاویلات کا مرتکب کافر ہوتا ہے۔

(۲) ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت و جماعت: ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے۔ مگر ان کے قطعی الثبوت ہونے میں ایک نوعِ شبہہ اور تاویل کا احتمال ہوتا ہے؛ اسی لیے ان کا منکر کافر نہیں، بلکہ گمراہ، بدمذہب، بددین کہلاتا ہے۔

(۳) ثابتات محکمہ: ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی، جب کہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مضمحل اور التفاتِ خاص کے ناقابل بنادے۔ اس کے ثبوت کے لیے حدیث احاد، صحیح یا حسن کافی، اور قول سوادِ اعظم و جمہور علماء کا سندِ وافی، فانّ ید اللہ علی الجماعۃ. ان کا منکر وضوحِ امر کے بعد خاطی و آثم، خطاکار و گناہگار قرار پاتا ہے، نہ بددین و گمراہ، نہ کافر و خارج از اسلام۔

(۴) ظنّیات محتملہ: ان کے ثبوت کے لیے ایسی دلیل ظنّی بھی کافی، جس نے جانبِ خلاف کے لیے بھی گنجائش رکھی ہو، ان کے منکر کو صرف مخطی و قصوروار کہا جائے گا، نہ گنہگار، چہ جائیکہ گمراہ، چہ جائیکہ کافر۔

[اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب، مشمولہ فتاویٰ رضویہ مترجم ملتقطا، ج۲۹، ص۶۲، مکتبۃ المدینہ]

ضروریاتِ دین کی چند مثالیں:

● خدا کو ایک ماننا۔ ● اس کے تمام رسولوں پر ایمان لانا۔ ● فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”خدا کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے وجود پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے“۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص۳۸۴، مکتبۃ المدینہ]

● جنت کے وجود پر ایمان لانا۔ ● دوزخ کے وجود پر ایمان لانا۔ ● حشر و نشر کو حق جاننا۔ بہار شریعت میں ہے:

”ضروریاتِ دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیا کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا“۔ [بہار شریعت، حصہ اول، ص۱۷۲، مکتبۃ المدینہ]

● عالَم کو حادث ماننا۔ ● حشر اجسام پر ایمان رکھنا۔ ● اللہ جل شانہ کو عالم کلیات و جزئیات ماننا۔ مواقف میں ہے:

"اِعْلَمْ اَنَّ الْمُرَادَ بِاَهْلِ الْقِبْلَةِ الَّذِيْنَ اتَّفَقُوْا عَلٰى مَاهُوَ مِنْ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ كَحُدُوْثِ الْعَالَمِ وَحَشْرِ الْاَ جْسَادِ وَعِلْمِ اللهِ تعالىٰ بِا لْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزْ ئِيَّاتِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ الْمُهِمَّاتِ ".[ایمان کی پہچان مع حاشیہ تمہید ایمان۔ از امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری، ص۱۰۶، ۱۰۵، المدینہ لائبریری]

● تمام آسمانی کتابوں کو منزل من اللہ جاننا۔ ● اور اس پر یقین رکھنا کہ جن و ملائکہ۔ ● قیامت و بعث۔ ● حشر و نشر۔ ● حساب و کتاب۔ ● ثواب و عذاب۔ ● اور جنت و دوزخ کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”یاد رکھنا چاہیے کہ وحی الٰہی کا نزول، کتبِ آسمانی کی تنزیل، جن و ملائکہ، قیامت و بعث، حشر و نشر، حساب و کتاب، ثواب و عذاب اور جنت و دوزخ کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں اور جن پر صدر اسلام سے اب تک چودہ سو سال کے کافۂ مسلمین و مومنین دوسرے ضروریاتِ دین کی طرح ایمان رکھتے چلے آرہے ہیں، مسلمانوں میں مشہور ہیں۔

جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے اور ان لفظوں کا تو اقرار کرے، مگر ان کے نئے معنیٰ گھڑے مثلاً یوں کہے کہ جنت و دوزخ وحشر ونشر وثواب وعذاب سے ایسے معنی مراد ہیں جو ان کے ظاہر الفاظ سے سمجھ میں نہیں آتے۔

یعنی ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا۔ اور عذاب، اپنے برے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا ہیں۔ یا یہ کہ وہ روحانی لذتیں اور باطنی معنی ہیں، وہ کافر ہے؛ کیوں کہ ان امور پر قرآن پاک اور حدیث شریف میں کھلے ہوئے روشن ارشادات موجود ہیں۔

یوں ہی یہ کہنا بھی یقیناً کفر ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اپنی اُمتوں کے سامنے جو کلام، کلامِ الٰہی بتا کر پیش کیا وہ ہر گز کلامِ الٰہی نہ تھا، بلکہ وہ سب انھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو فوارے کے پانی کی طرح انھیں کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھر انھیں کے دِلوں پر نازل ہو گئے۔

یوں ہی یہ کہنا کہ نہ دوزخ میں سانپ، بچھو اور زنجیریں ہیں اور نہ وہ عذاب جن کا ذکر مسلمانوں میں رائج ہے، نہ دوزخ کا کوئی وجود خارجی ہے، بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جو کلفت روح کو ہوئی تھی، بس اسی روحانی اذیت کا اعلیٰ درجہ پر محسوس ہونا، اسی کا نام دوزخ اور جہنم ہے، یہ سب کفر قطعی ہے۔

یوں ہی یہ سمجھنا کہ جنت میں میوے ہیں نہ باغ، نہ محل ہیں نہ نہریں ہیں، نہ حوریں ہیں، نہ غلمان ہیں، نہ جنت کا کوئی وجود خارجی ہے، بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی جو راحت روح کو ہوئی تھی، بس اسی روحانیت کا اعلیٰ درجہ پر حاصل ہونا، اسی کا نام جنت ہے، یہ بھی قطعاً یقیناً کفر ہے۔

یوں ہی یہ کہنا کہ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم میں جن فرشتوں کا ذکر فرمایا ہے نہ ان کا کوئی اصل وجود ہے، نہ ان کا موجود ہونا ممکن ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر ہر مخلوق میں جو مختلف قسم کی قوتیں رکھی ہیں جیسے پہاڑوں کی سختی، پانی کی روانی، نباتات کی فزونی، بس انھیں قوتوں کا نام فرشتہ ہے، یہ بھی بالقطع والیقین کفر ہے۔

یوں ہی جن وشیاطین کے وجود کا انکار اور بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے اور ایسے اقوال کے قائل یقیناً کافر اور اسلامی برادری سے خارج ہیں۔[اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب، مشمولہ فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۲۹، ص ۶۲، مکتبۃ المدینہ]

● اللہ جل شانہ کا انسانوں کے مثل ہاتھ اور آنکھ سے پاک ہونا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"ید ہاتھ کو کہتے ہیں، عین آنکھ کو۔ اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ، آنکھ ہیں، ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزوجل کے لیے ہیں، وہ قطعاً کافر ہے۔ اللہ عزوجل کا ایسے ید وعین سے پاک ہونا ضروریاتِ دین سے ہے"۔[ایضا، ص۶۶]

● اس پر ایمان رکھنا کہ اللہ جل شانہ کا علم ذاتی ہے۔ ● اس نے حضور اقدس ﷺ اور دیگر انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بعض غیوب کا علم عطا فرمایا ہے۔ ● سرکار علیہ الصلاہ والسلام کا علم دوسروں سے زائد ہے۔ ● ابلیس کا علم معاذاللہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام سے ہر گز وسیع نہیں۔ ● جو علم اللہ جل شانہ کی صفتِ خاصہ ہے، وہ ہر گز ابلیس لعین کے لیے نہیں ہو سکتا۔ ● سرکار علیہ الصلاہ والسلام کے علم کو بچے، پاگل کے علم سے تشبیہ دینا سرکار کی توہین ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے، اُس کے بے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا۔ رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔ رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے۔ ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہر گز وسیع تر نہیں۔ جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں اُس کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو شریک کرنا بھی شرک ہو، وہ ہر گز ابلیس کے لیے نہیں ہو سکتا۔ جو ایسا مانے قطعاً مشرک، کافر، ملعون، بندۂ ابلیس ہے۔ زید وعمرو، ہر بچے، پاگل، چوپایے کو علمِ غیب میں محمد رسول اللہ ﷺ کے مماثل کہنا حضور اقدس ﷺ کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے، یہ سب مسائل ضروریاتِ دین سے ہیں اور اُن کا منکر، ان میں ادنیٰ شک لانے والا قطعاً کافر"۔[ایضا]

● حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین جاننا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:
”حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیا و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہہ کو بھی راہ دے کافر، مرتد، ملعون ہے“۔[فتاویٰ رضویہ مترجم ج۱۴، ص۶۱، مکتبۃ المدینہ]

● قرآن کریم کو کلام الٰہی جاننا۔ ● قرآن کریم کو کامل ماننا، یعنی جس طرح نازل ہوا تھا اسی طرح محفوظ ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی ہے۔ ● انبیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دوسرے تمام انسانوں سے افضل ماننا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:
”روافض میں جو ضروریاتِ دین سے کسی امر کا منکر ہو، مثلاً قرآن عظیم کو بیاضِ عثمانی کہے، اس کے ایک لفظ، ایک حرف، ایک نقطے کی نسبت گمان کرے کہ معاذاللہ صحابۂ کرام یا ہم اہل سنت خواہ کسی شخص نے گھٹادیا، بڑھادیا، بدل دیا، یا حضرت جناب امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کسی کو انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم کل یا بعض سے افضل بتائے، قطعاً کافر ہے اور اس کا حکم مثل مرتدین کے ہے۔[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۱، ص۲۱۰، مکتبۃ المدینہ]

● نبی کو ولی سے افضل جاننا۔ فتاویٰ رضویہ میں ”ارشاد الساری“ کے حوالہ سے ہے:
"النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلا فہ کافر ؛لا نہ معلوم من الشرع بالضرورۃ".
یعنی نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے؛ کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۴، ص۴۶، مکتبۃ المدینہ]

● مسلمان کو مسلمان جاننا۔ ● کافر کو کافر جاننا۔ بہار شریعت میں ہے:
”مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذاللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کُفر میں شک کیا جائے، کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے۔[بہار شریعت، حصہ اول، ص۱۸۵، مکتبۃ المدینہ]

● اجماع کا حجتِ قطعیہ ہونا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:
”اور ائمہ کرام وعلمائے اعلام حجیتِ اجماع کو ضروریاتِ دین سے بتاتے اور مخالفت اجماع قطعی کو کفر ٹھہراتے ہیں، مواقف عضد الدین وشرح مواقف علامہ سید شریف مطبوعہ استنبول جلد اول میں ہے: کون الاجماع حجۃ قطعیۃ معلوم بالضرورۃ من الدین. [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۴، ص۵۲، مکتبۃ المدینہ]

● قیاس وفقہ کا حجت ہونا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:
”علمائے کرام فرماتے ہیں قیاس وفقہ کی حجیت بھی ضروریاتِ دین سے ہے، تو اس کا انکار ضرور کفر ہونا لازم، کشف البزدوی میں ہے: قدثبت بالتواتر أن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم عملوا بالقیاس وشاع وذاع ذلک فیما بینھم من غیر رد وانکار". [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۴، ص۵۳، مکتبۃ المدینہ]

● احکام میں نسخ واقع ہونا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:
”وقوع نسخ بلاشبہہ قطعیات سے ثابت، بلکہ باعتبار شرائع سابقہ ضروریاتِ دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے“۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۴، ص۵۸، مکتبۃ المدینہ]

● مسّ وتقبیلِ اجنبیہ کو معصیت جاننا۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے:

"بہت سے صغائر ایسے ہیں جن کا معصیت ہونا ضروریاتِ دین سے ہے مثلاً اجنبیہ سے مسّ و تقبیل، صغیرہ ہے "الا اللّمم" میں داخل ہے، اگر حلال جانے کافر ہے۔[ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۲، مکتبۃ المدینہ]

● گاے کی قربانی کا حلال ہونا۔● غیر مسلموں کی مجالس اعیاد میں شرکت کا حرام ہونا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"قربانی گاؤ کی حلت اور مجالس اعیاد ہنود میں شرکت کی حرمت دونوں ضروریات دین میں سے ہیں، جو اسے حرام یا حلال کہے وہ اللہ و رسول پر افترا کرتا ہے اور بحکم قرآن اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور حکم کفر اس پر لازم والزم۔[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۱۴، ص ۱۲۳]

● غصب کو حرام جاننا۔● جھوٹ کو حرام جاننا۔● چوری کو حرام جاننا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اسی طرح غصب و کذب و سرقہ کی حرمتیں ضروریاتِ دین سے ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے، مکروہ تحریمی قریب بحرام اور واجب الاعادہ ہے کہ نادانستہ پڑھ لی ہو تو پھیرنا واجب ہے"۔[ایضا، ج ۲۴، ص ۸۲، مکتبۃ المدینہ]

● خمر (شراب) کو حرام ماننا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"خمر کی حرمت، قطعیہ، بلکہ ضروریاتِ دین سے ہے، اس کے ایک قطرہ کی حرمت کا منکر قطعاً کافر ہے"۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۲۵، ص ۱۳۱، مکتبۃ المدینہ]

● درود خوانی کی خوبیاں۔● تلاوت قرآن مجید کی خوبیاں۔● کھانا کھلانے کی خوبیاں۔● صدقات و خیرات کی خوبیاں۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"درود خوانی و تلاوت قرآن مجید و اطعام طعام و صدقات و مبرات کی خوبیاں ضروریاتِ دین سے ہیں، محتاج بیان نہیں"۔[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۲۳، ص ۱۸۷، مکتبۃ المدینہ]

● بیوی کی وراثت کا حکم۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"وراثتِ زوجہ بلاشبہہ ضروریاتِ دین سے ہے جس پر تمام فرقِ اسلام کا اجماع اور ہر خاص و عام کو اس کی اطلاع، تو مطلقاً اس کا انکار یعنی یہ کہنا کہ زوجیت شرع میں ذریعۂ وراثت ہی نہیں صریح کلمہ کفر ہے"۔[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۱۲، ص ۱۰۳]

ضروریاتِ مذہبِ اہل سنت کی چند مثالیں:

● اللہ جل شانہ کو جسم وجسمانیات سے پاک جاننا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"جو کہے کہ اس کے ید و عین بھی ہیں تو جسم ہی، مگر نہ مثل اجسام، بلکہ مشابہت اجسام سے پاک و منزہ ہیں، وہ گمراہ، بددین؛ کہ اللہ عزوجل کا جسم وجسمانیات سے مطلقاً پاک و منزہ ہونا ضروریاتِ عقائدِ اہل سنت و جماعت سے ہے"۔

[فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۲۹، ص ۶۶، مکتبۃ المدینہ]

● اس پر ایمان رکھنا کہ اولیاے کرام کو انبیا و رسل کی وساطت سے کچھ علوم غیب حاصل ہوتے ہیں۔● اور یہ کہ اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کو غیوبِ خمسہ میں سے بعض جزئیات کا علم بخشا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اولیاے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتھم فی الدارین کو بھی کچھ علومِ غیب ملتے ہیں، مگر بوساطت رسل علیھم الصلاۃ والسلام۔ معتزلہ خذلھم اللہ تعالیٰ کہ صرف رسولوں کے لیے اطلاع غیب مانتے اور اولیاے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا علومِ غیب کا اصلاً حصہ نہیں مانتے، گمراہ و مبتدع ہیں۔

اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وسلم کو غیوبِ خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا، ہزارہا احادیث متواترۃ المعنی کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے۔[ایضا]

● یزید کو فاسق و فاجر جاننا۔● اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے قصور و مظلوم سمجھنا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"مگر اس (یزید پلید علیه مایستحقه من العزیز المجید) کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم (حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر الزام رکھنا ضروریاتِ مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بدمذہبی صاف ہے، بلکہ انصاف یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا شمّہ ہو"۔[فتاویٰ رضویہ مترجم، ج۱۴، ص۱۲۵، مکتبۃ المدینہ]

● انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی موت صرف آنی (ایک پل کے لیے) ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے صرف آنی ہے، ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ قطعیہ، یقینیہ، ضروریات مذہب اہلسنّت سے ہے، اس کا مُنکِر نہ ہو گا مگر بدمذہب گمراہ۔ تو پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہی ہیں ان کا نزول مُمْتَنِع کیوں کر ہو گیا"۔[ملفوظات اعلیٰ حضرت، ۵۰۴، ۵۰۵، مکتبۃ المدینہ]

ساجد علی مصباحی۔ استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

۸/ربیع النور ۱۴۳۷ھ / ۲۰/دسمبر ۲۰۱۵ء، یک شنبہ